Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ اتوار ۲۵ شوال ۱۴۱۳ھ، ۱۸ شہادت ۱۳۷۲ ہش، ۱۸ اپریل ۱۹۹۳ء نمبر ۸۸

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ: ۱۷ اپریل۔ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر کراچی سے اطلاع دیتے ہیں: حضرت سیدہ مریم صدیقہ چھوٹی آپا صاحبہ کو کل شام گھٹنے میں شدید درد رہا حتیٰ کہ رات کو ٹیکہ لگانا پڑا۔ اس سے ایک دن قبل کھڑا کر کے چلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ کھڑی تو ہو گئیں۔ لیکن چل نہ سکیں۔
احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جسمانی علوم پر نازاں ہونا حماقت ہے۔ چاہیئے کہ تمہاری طاقت رُوح کی طاقت ہو۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے سائنس یا فلسفہ یا منطق پڑھایا اور اُن سے مدد دی بلکہ یہ کہ (۔۔۔) (المجادلہ: ۲۳) یعنی اپنی روح سے مدد دی۔ صحابہ رضؓ اُمّی تھے۔ ان کا نبی (سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اُمّی۔ مگر جو پُر حکمت باتیں انہوں نے بیان کیں۔ وہ بڑے بڑے علماء کو نہیں سوجھیں۔ کیونکہ اُن کو خدا تعالیٰ کی خاص تائید تھی۔ تقویٰ و طہارت و پاکیزگی سے اندرونی طور سے مدد ملتی ہے۔ یہ جسمانی علوم کے ہتھیار کمزور ہیں۔ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ مخالف کے پاس ان سے بھی زیادہ تیز ہتھیار ہوں۔ پس ہتھیار وہ چاہیئے جس کا مقابلہ دشمن نہ کر سکے۔ وہ ہتھیار سچّی تبدیلی اور دل کا تقدّس و تطہّر ہے۔ جیسے نزول الماء ہو۔ دوسروں کے نزول الماء کو کیا تندرست کرے گا۔ صاحبِ باطن کی بات اگر اس وقت بظاہر ردّ بھی کر دی جائے تو بھی وہ خالی نہیں جاتی بلکہ انسانی زندگی پر ایک خفیہ اثر کرتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۲۸)

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ: ۱۷ اپریل۔ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اطلاع دیتی ہیں کہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔الثانی کی آنکھ کا آپریشن پرسوں ہوگیا ہے۔ چونکہ حضرت سیدہ موصوفہ کو بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی بھی تکلیف ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ کہ شافیٔ مطلق اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ کو جلد از جلد کامل صحت سے نوازے اور لمبی عمر عطا کرے

مکرم صاحبزادہ مرزا عبد الصمد احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے پتّے کا آپریشن عنقریب ہونے والا ہے۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

محترم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کچھ دنوں سے زیادہ علیل رہتے ہیں۔ آج ہی ان کو فضل عمر ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ انکی جلد صحت کاملہ کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

اپنے ہر فعل اور طریق کار کو دعاؤں میں لپیٹ لو

اقتباس از خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث)

"ہمیں ہر وقت دعا میں لگے رہنا چاہیئے اور یہ صرف توجہ کی بات ہے اس پر کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا مثلاً آپ (بیت میں عبادت) کے لئے جائیں تو رستہ میں آپ بیسیوں دفعہ خدا تعالیٰ کی تسبیح کر سکتے ہیں، بیسیوں دفعہ خدا تعالیٰ کی تحمید کر سکتے ہیں۔ بیسیوں دفعہ آپ درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی توحید کے کلمات دہرا سکتے ہیں۔ اس کی عظمت اور جلال کے متعلق خیالات اپنے ذہن میں لا سکتے ہیں۔ پس تم اپنی بات کو دعا میں اس طرح لپیٹ لو جس طرح آجکل کھانے کی چیزوں کو حفاظت کے پیشِ نظر پلاسٹک کے تھیلوں میں لپیٹ لیا جاتا ہے اور جس طرح پلاسٹک میں لپٹی ہوئی چیزیں لمبے عرصہ تک خراب نہیں ہوتیں۔ وہ لمبے عرصہ تک سڑتی نہیں اسی طرح اگر تم اپنی ہر چیز کو اپنے ہر فعل کو اپنی ہر کوشش کو اور جدوجہد کو ہر طریق کار کو دعاؤں میں لپیٹ لو، تو شیطان کو اس میں گھسنے کیلئے کوئی رخنہ اور سوراخ نہیں ملے گا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری کوششوں میں اس قدر برکت دے گا کہ اسے دیکھ کر آپ خود بھی حیران ہوں گے اور وہ لوگ بھی حیران ہوں گے جو آج سے سینکڑوں سال بعد ہماری جماعت کی تاریخ لکھیں گے۔"

(خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث ۲۰ جنوری ۱۹۶۶ء)

اعلان داخلہ

نور الدین اکیڈمی دار النصر غربی ربوہ (سابقہ وقف نو سکول) میں نئے سال کے داخلے شروع ہو چکے ہیں۔ ایسے والدین جو اپنے بچوں اور بچیوں کو اس جماعتی تعلیمی ادارے میں (Prep) پریپ کلاس میں داخل کروانا چاہتے ہوں وہ فوری طور پر دفتر نور الدین اکیڈمی دار النصر غربی ربوہ سے رابطہ کر کے داخلہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸۔ شہادت ۱۳۷۲ ہش ۱۸۔ اپریل ۱۹۹۳ء

شادی خانہ آبادی۔ مبارک

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تیسری صاحبزادی یاسمین رحمٰن مونا اور مکرم کریم اسد احمد کی شادی خانہ آبادی کا گذشتہ جمعہ کے روز نماز جمعہ اور عصر کی نماز کے بعد حضور نے اعلان فرمایا اور نہ صرف اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ بلکہ تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے ساری جماعت کو دعا دی۔

ہم اپنے جملہ قارئین اور اخبار الفضل کے اراکین کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں تہِ دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور اپنی دعاؤں کو حضور کی دعاؤں کے ساتھ ملا کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اور سارے رشتوں کو بابرکت کرے۔ ہم تو کہیں گے کہ انسان کی دعائیں بھی محدود ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بابرکت جوڑے کو اور جماعت کے تمام خاندانوں کو ان سب دعاؤں سے بڑھ کر نوازے جو ہم کر سکتے ہیں۔

خدا کرے کہ یہ رشتہ جماعت کے لئے ایک نمونہ بن جائے۔ اس جوڑے کی زندگی سے جماعت کے تمام لوگ سبق لیں اور اپنی اپنی زندگیوں کو بہتر سے بہتر بنائیں۔ محترمہ صاحبزادی صاحبہ امام وقت کا جگر گوشہ ہیں اور ان کی گود میں تربیت یافتہ ہیں۔ اور حضور کی دعاؤں سے حصہ وافر پانے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ وہ گھریلو زندگی کا وہ نقشہ پیش کریں جو آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات۔ جو عین اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہیں۔ اپنی زندگی بسر کریں اور نہ صرف اپنے گھر میں خوشیاں اور برکات بکھیریں بلکہ اپنے ماحول کو بھی ویسا ہی بنا دیں اور خدا اس ماحول کو ساری دنیا تک ممتد کر دے۔

ہم مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب اور انکی محترمہ بیگم صاحبہ کو بھی دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان سے وابستہ ہونے کی سعادت بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس وابستگی کی برکات سے نوازے اور انہیں توفیق دے کہ ان کا خلوص بڑھتا ہی رہے اور پھیلتا ہی رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

نام سے تو غرض نہیں مجھکو
کام کا احترام کرتا ہوں
کام کرتے ہی صبح ہوتی ہے
کام کرتے ہی شام کرتا ہوں

ـــــ ابوالاقبال

ڈر میری مسرت ہے مرے دل کا سکوں ہے
بتلاؤ، رگوں میں مری پانی ہے کہ خوں ہے

مانگے سے کسی کو کبھی مہلت نہیں ملتی
انسان کی تدبیر کا حال اتنا زبوں ہے

مَیں خوش ہوں کہ میرے وہ مسیحا تو بنے ہیں
مانا کہ مری روح کا کرب اَور فزوں ہے

مَیں آپ لگاتا ہوں کہ دیتا ہے کوئی اور
سینے کا ہر اک زخم مرا رازِ دروں ہے

وہ زورِ خطابت میں مجھے کہہ گئے ہر بات
مَیں اُن سے نہ کہہ پایا کہ یوں تو نہیں یوں ہے

وہ ہیں کہ خرد انکی جہالت پہ بھی نازاں
مَیں ہوں مری ہر بات میں اندازِ جنوں ہے

کہنا ہے کوئی بات مجھے اپنی زباں میں
کیا آپ کی بستی میں کوئی اہلِ جنوں ہے

دیوار پہ رکھی ہوئی قندیل بجھا دو
سُنتا ہوں کہ تاریکیٔ شب وجہِ سکوں ہے

جینا ہے کوئی روز تو صحراؤں میں چھپ جاؤ
شہروں میں تو پانی کی سی ارزانیٔ خوں ہے

تُو بھی تو نسیم اپنے لئے ان سے اثر مانگ
ان کی تو ہر اک بات میں جادو ہے فسوں ہے

نسیم سیفی

دنیا میں قومیں گرتی اس لئے ہیں کہ ان کے افراد کام کی عظمت اور اپنی کمزوریوں کو دیکھ کر ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھتے اور اس سے استمداد نہیں کرتے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ گے تو تم ضرور کامیاب ہو گے۔ خدا تعالیٰ نے جب خود ایک کام کرنے کا حکم دیا ہے تو وہ اسے کیوں پورا نہیں کرے گا۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ کا کام کرو اور وہ خود اپنا کام نہ کرے۔ جب آقا اپنے کسی نوکر کو کوئی کام کرنے کا حکم دیتا ہے تو اسے اپنے کام کا اپنے نوکر سے زیادہ احساس ہوتا ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

۱۹۲۰ء کے سال کو ایک نمایاں خصوصیت یہ حاصل ہے کہ اس میں سلسلہ احمدیہ کی باقاعدہ دعوت الی اللہ کی مہم بیرونی دنیا کی حدود سے نکل کر نئی دنیا میں جا پہنچی اور امریکہ میں مستقل مرکز کی بنیاد پڑی۔ حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو جو اس وقت انگلستان میں تھے۔ امریکہ چلے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ آپ ۲۶ جنوری ۱۹۲۰ء کو انگلستان کی بندرگاہ لورپول سے روانہ ہوئے اور ۱۵ فروری ۱۹۲۰ء کو امریکہ کی بندرگاہ فلاڈلفیا پر اترے۔ لیکن شہر کے اندر داخل نہ ہو سکے۔ کیونکہ راہداری کے انسپکٹر نے کئی گھنٹے کی پوچھ گچھ کے بعد صرف اس وجہ سے کہ آپ ایک ایسے مذہب کے داعی تھے جو تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہے آپ کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی اور فیصلہ کیا کہ آپ جس جہاز میں آئے ہیں اسی میں واپس چلے جائیں۔

حضرت مفتی صاحب نے اس فیصلے کے خلاف محکمہ آبادکاری (واشنگٹن) میں اپیل کی۔ اپیل کے فیصلے تک آپ کو سمندر کے کنارے ایک مکان میں بند کر دیا گیا جس سے باہر نکلنے کی ممانعت تھی مگر چھت پر ٹہل سکتے تھے۔ اس کا دروازہ دن میں صرف دو دفعہ کھلتا تھا جبکہ کھانا کھلایا جاتا تھا۔

اس مکان میں کچھ یوروپین بھی نظر بند تھے جو عموماً نوجوان تھے اور پاسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت تک کے لئے یہاں نظر بند کر دیئے گئے تھے۔ جب تک حکام کی طرف سے ان کے متعلق کوئی فیصلہ ہو یہ لوگ حضرت مفتی صاحب کا بڑا ادب کرتے تھے۔ اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ ان کے لئے نماز پڑھنے کی جگہ بھی انہوں نے بنا دی تھی اور برابر خدمت کرتے رہتے تھے حضرت مفتی صاحب نے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ان نوجوانوں میں سے دعوت الی اللہ کرنا شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دو ماہ کے اندر ۱۵ آدمی اسی مکان میں (احمدی) ہو گئے۔

ادھر یہ صورت ہوئی ادھر آپ کی شہرت کا غیبی سامان یہ ہوا کہ امریکن پریس نے آپ کی آمد اور ملک میں داخلہ کی ممانعت کا بہت چرچا کیا اور بعض مشہور ملکی اخبارات مثلاً فلاڈلفیا ریکارڈ۔ پبلک ریکارڈ۔ نارتھ امریکن بلیٹن۔ ایوننگ بلیٹن۔ پبلک لیجر۔ دی پریس۔ نے نہ صرف آپ کی آمد کے بارے میں خبر دی بلکہ جماعت احمدیہ کے حالات بھی شائع کئے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے امریکی حکومت کے اس رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

"امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں دعوت الی اللہ کریں گے۔ اور وہاں کے لوگوں کو (احمدی) بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن (کلمہ) کی صدا گونجے گی۔ اور ضرور گونجے گی"

آخر شروع مئی ۱۹۲۰ء میں امریکی حکومت کی طرف سے حضرت مفتی صاحب سے پابندی اٹھالی گئی جس کی فوری وجہ یہ ہوئی کہ حضرت مفتی صاحب کی دعوت الی اللہ سے کئی انگریزوں کے (احمدی) ہونے کی خبر جب متعلقہ محکمہ کے افسر کو پہنچی تو وہ بہت گھبرایا۔ اور سوچنے لگا کہ اس طرح تو یہ آہستہ آہستہ سارے نظر بند نوجوانوں کو (احمدی) کرلیں گے اور جب شہر کے پادری صاحبان کو اس کا علم ہوگا تو وہ سخت ناراض ہوں گے اور شہر کی پبلک میرے خلاف ہو جائے گی۔ اس پر اس نے اعلیٰ افسروں کو تار دیئے کہ جس قدر جلد سے جلد ممکن ہو ہندوستانی مشنری کو اندرون ملک میں داخلے کی اجازت دے دی جائے۔ چنانچہ حکام نے بھی آپ کو امریکہ داخل ہونے کا فیصلہ کر دیا۔ اور حضرت مفتی صاحب نے نیویارک میں داخل ہو کر ایک مکان کا حصہ لیکچروں اور دفتر کے لئے کرایہ پر لے کر دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا اور سعید روحیں حلقہ بگوش (احمدیت) ہونے لگیں۔

اس کے بعد آپ نے ڈیٹرائیٹ میں چند ماہ قیام فرمایا اور عرب آبادی میں خاص طور پر پیغام حق پہنچایا۔ پھر ۱۹۲۱ء میں آپ شکاگو منتقل ہو گئے۔ وہاں آپ نے ایک عمارت خرید کر امریکن مشن کا مرکز قائم کیا اور دی مسلم سن رائز کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ بھی جاری کیا۔ حضرت مفتی صاحب (جو امریکہ میں آج تک ڈاکٹر صادق کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں) چار دسمبر ۱۹۲۳ء کو قادیان واپس آ گئے اور امریکہ مشن کا چارج حضرت مولوی محمد الدین صاحب نے لے لیا۔

حضرت مولوی محمد الدین صاحب نے اپنے عہد میں امریکہ کے طول و عرض میں دعوت الی اللہ کی حدود کو بہت زیادہ وسعت دی اور کئی امریکنوں کو (احمدی) کیا۔ آپ جنوری ۱۹۲۳ء میں قادیان سے تشریف لے گئے اور ۳۰ جون ۱۹۲۵ء کو واپس تشریف لے آئے۔

۲۰ مئی ۱۹۲۸ء کو مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی مشن کے باقاعدہ انچارج بنا کر بھیجے گئے جو ۱۸ اگست ۱۹۲۸ء کو شکاگو پہنچے۔ ملک میں ان دنوں گورے اور کالے کا سوال بہت شدت سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور شکاگو مشن کالے باشندوں کی آبادی میں ہونے کی وجہ سے سفید فام لوگوں کی آمد و رفت بہت کم تھی۔ اس لئے صوفی صاحب نے ۱۹۲۹ء میں شہر کے مرکز میں ایک اور مکان کرایہ پر لے لیا جو شہر کے وسط میں واقع ہونے کی وجہ سے ہر قسم کے لوگوں کے لئے باآسانی تبلیغی سنٹر بن گیا۔

مکرم صوفی صاحب ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو واپس قادیان آئے اور دوبارہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو امریکہ بھیجے گئے جہاں آپ ۱۲ سال تک دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد ۱۹۴۸ء میں واپس آئے۔ آپ نے اپنے زمانہ قیام میں رسالہ دی مسلم سن رائز کی اشاعت کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت شائع کی علاوہ ازیں آپ نے متعدد پمفلٹ اور ٹریکٹ صداقت (احمدیت) پر شائع کئے آپ کے ذریعہ امریکہ میں متعدد نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کے بعد مندرجہ ذیل مربیوں نے امریکہ میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کیا۔

چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے (شکاگو واشنگٹن)۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب بی۔اے (نیو یارک واشنگٹن)۔ مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل جو پٹسبرگ میں ہی اپنی جان خدا تعالیٰ پر قربان کر گئے)۔ چوہدری شکر الٰہی صاحب (سینٹ لوئیس)۔ عبدالقادر ضیغم مولوی فاضل (پٹسبرگ) مولوی نور الحق صاحب انور مولوی فاضل (نیو یارک) سید جواد علی صاحب بی۔ اے (ڈیٹرائیٹ) امین اللہ خانصاحب سالک شاہد بی اے (شکاگو) صوفی عبدالغفور صاحب بی اے (واشنگٹن نیویارک)۔ عبدالرحمن خانصاحب بنگالی بی اے (واشنگٹن پٹسبرگ) راجا عبدالحمید صاحب (ڈیٹن)۔

یہ فہرست ۱۹۶۴ء تک کی ہے۔

شذرات

بچوں کیلئے طبی سہولتیں

سندھ کے گورنر محمود اے ہارون نے اس بات پر زور دیا ہے کہ بچوں کے لئے طبی سہولتیں زیادہ سے زیادہ فراہم کی جانی چاہئیں۔ تاکہ وہ صحتمندانہ طور پر زندگی میں آگے بڑھیں۔ اور اپنے آپ کو ایک مفید شہری ثابت کر سکیں۔ آپ ایک میڈیکل کونسل میں خطبہ اختتامیہ دے رہے تھے۔ اس میڈیکل کونسل کا اہتمام کراموئیل ہسپتال لنڈن نے کراچی میں ایک مقامی ہوٹل میں کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایک بچے کو زندگی کے اوائل میں صحت کا اچھا ماحول پیش کیا جائے تو اسے یقیناً زیادہ دیر تک زندہ رہنے کا موقع مل سکتا ہے۔ گورنر موصوف نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اگر کوئی شخص صحتمند ہو تو اسکی ذہنی نشوونما بھی بہتر ہوگی۔ انہوں نے حکومت اور عوام الناس کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اس سلسلے میں جو کچھ بھی کر سکتے ہیں انہیں کرنا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈاکٹروں کو غلط تشخیص کا موردِ الزام قرار دینا ایک نہایت غیر مناسب بات ہے۔ کیونکہ وہ بھی آخر انسان ہیں اور انسان سے ہمیشہ غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ جان بوجھ کر غلطی کرتے ہوں۔ گورنر موصوف نے مزید کہا کہ ڈاکٹروں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے اور انہیں ہر امداد فراہم کی جانی چاہیئے۔ تاکہ وہ معاشرے سے بیماریوں کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں انہوں نے مزید کہا کہ

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان ۳۱ مارچ ۱۹۹۳ء
کے شکریہ کے ساتھ

انگریزی اخبار "ڈان" کے ۳۱ مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں ایم جی ایم گاڈل کراچی سے خطوط کے کالم میں لکھتے ہیں کہ جو خبر آپ کے ۳ مارچ کے شمارے میں شائع ہوئی ہے اور جس کا عنوان ہے۔ روس سربوں کو بھاری اسلحہ فراہم کرے گا جبکہ سرب بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔ اگر اس کے متعلق کم سے کم بھی کچھ کہا جائے تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ نہایت تکلیف دہ ہے جب اس خبر کو اس خبر کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے کہ سرب لوگ کس طرح ان لوگوں کو جو ان کے محاصرے میں تھے اور بے بس تھے اس وقت ہلاک کر رہے تھے جب وہ خوراک اور دوائیں جو ان کے لئے فضاء سے امریکہ ہیلی کاپٹروں اور جہازوں کے ذریعے پھینکتا تھا۔ اکٹھی کرنا چاہتے تھے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ روس چاہتا ہے کہ مار دھاڑ کا یہ سلسلہ اپنے عروج پر رہے کیونکہ وہ ہلاک کرنے والے سرب لوگوں کو جب ان کا اسلحہ ختم ہو جائے تو مزید فراہم کرنے کے لئے تیار ہے۔ باوجود اس کے کہ بوسنیائے مسلمانوں پر یہ شرط عائد ہے کہ وہ اسلحہ نہیں خرید سکتے۔ اپنی حفاظت کے لئے بھی وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس سے بھی بری بات یہ ہے کہ سرب لوگوں کو بعض دیگر ذرائع سے بھی اسلحہ مل رہا ہے۔ اب روس بھی اس دوڑ میں شامل ہو گیا ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ امریکہ جو خورونوش کی اشیاء اس علاقے میں پھینکتا ہے وہ بھی سرب لوگوں ہی کے کام آتی ہیں اور یہ مسلمانوں کے قاتل ہیں کیونکہ فراہم کی گئی اشیاء کی زیادہ تر مقدار مسلمانوں کو ملنے کی بجائے سرب لوگوں ہی کے منہ چڑھ جاتی ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ یورپین کمیونٹی اسلامی دنیا، تنظیم اقوام متحدہ اور دیگر لوگ اس بات پر غور و فکر کر رہے ہیں کہ بوسنیا میں امن کا قیام کس طرح کیا جائے، سرب لوگوں کے ہاتھوں بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام مسلسل جاری ہے۔ اگر سپر طاقت یہ چاہے کہ بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام بند کروایا جائے تو وہ تین دنوں میں ایسا کر سکتی ہے۔ لیکن یہ قتل عام تین سو دنوں سے جاری ہے۔ جو کچھ آج کل کی مہذب و متمدن دنیا میں ہو رہا ہے یہ اس سے مختلف نہیں ہے جو تاریک اور وحشیانہ زمانوں میں ہوا ہے۔

دی نیوز انٹرنیشنل
یکم اپریل ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل یکم اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں صوفی عبداللطیف کہتے ہیں ایسے افراد کی تعداد میں خاصا اضافہ ہو گیا ہے جو سمجھتے ہیں کہ کرپشن روزمرہ زندگی کا ایک حصہ ہے چونکہ ہماری حکومت کے اکثر حکام بھی اس عادت میں ملوث ہیں۔ کوئی شخص اسے روکنے کے لئے مؤثر کارروائی نہیں کرتا۔

اینٹی کرپشن میں بھی نوکریاں ان امیدواروں کو دی جاتی ہیں جو ایک اچھی خاصی رقم نذر کرتے ہیں۔

میں یہ بات سمجھ ہی نہیں سکتا کہ جس نے خاصی رقم دے کر اپنا انتخاب کروایا ہے وہ کس طرح کرپشن کے خلاف قدم اٹھائے گا علاوہ ازیں پاکستان کی حکومت کے اکثر محکموں میں ٹھیکے ٹینڈر کی بنیاد پر نہیں دیئے جاتے بلکہ کمیشن کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں (یہ کرپشن ہی کے مترادف ہے) یہ وہ کمیشن ہے جو اس شخص کو دی جاتی ہے جس کے ہاتھ میں کام کا چارج ہوتا ہے اور اس کے ساتھ اس کے ساتھیوں کو بھی۔ ایسا کرنے کے نتیجے میں سربمہر ٹینڈر مقررہ تاریخ سے پہلے کھولے جاتے ہیں اور جو کچھ ان میں کرنا ہوتا ہے کر لیا جاتا ہے۔

اگر ہم اپنے ملک کو تباہی سے بچانا چاہتے ہیں تو چاہیئے کہ مؤثر اقدام کے ذریعے کرپشن کا خاتمہ کریں۔ مولویوں کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کی بجائے لوگوں کو یہ بتائیں کہ اسلام میں کرپشن ممنوع ہے۔

اس کے علاوہ حکومت کو چاہیئے کہ عوام الناس میں سے باعزت پاکستانی شہریوں کو (سیاستدانوں کو نہیں) جن کی شہرت اچھی ہو اس بات پر مقرر کیا جائے کہ وہ تمام سیاستدانوں اور حکومت کے کارکنوں کے حسابات کا معائنہ کرتے رہیں اور یہ معلوم کرتے رہیں کہ انہوں نے اتنی زیادہ دولت کہاں سے حاصل کر لی ہے انہیں یہ کام اوپر کی طرف سے شروع کرنا چاہیئے اور جو لوگ کرپشن میں ملوث ہوں انہیں سخت سزائیں دینی چاہئیں (یہ خط راولپنڈی سے لکھا گیا)

فرنٹیئر پوسٹ
۶ اپریل ۱۹۹۳ء

فرنٹیئر پوسٹ کے ۶ اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں لاہور سے ایک قاری کہتے ہیں کہ جہاں تک نئے اسلام قبول کرنے والے لوگوں کا تعلق ہے وہ انتہائی جوش

Spiritual transformation

New converts to Islam are endowed with extraordinary zeal to adopt Islamic culture in their daily life and strive to discard their inherent tendency to stick to their guns.

I shall illustrate this statement with reference to a group of religious-minded people with whom I had to deal during my ten years' stay in America. Dayton (Ohio) was the centre of my activities. Its mayor Mr. Magghee, an attorney by profession, was a broad-minded Christian, interested in his job as a mayor of the town who had to improve the moral condition of his youngsters who were prone to indulge in all sorts of delinquencies, drinking and the like. The areas of the town where crime rate roared were marked as 'dangerous zones' and naturally Lord Mayor was very much worried and nonplussed about handling irresponsible youths.

The young men who accepted Islam however, were immediately transformed spiritually. They gave up drinking wine and taking pork. Alcohol upsets one's mental balance, the addicts loses sense and he resorts immediately to inhuman and senseless behaviour. The honourable mayor noted that the converts to Islam were really anxious to transform their spiritual condition and abstained from drinking and were no longer a source of nuisance to society. He would therefore encourage conversion of Christians to Islam and their adoption of Islamic ways of life which added to the peace and tranquillity of the town they lived in.

A. READER,
Lahore

THE FRONTIER POST
Tuesday April 6, 1993

اور جذبے کے ساتھ اپنی روزمرہ زندگی میں اسلامی ثقافت کو شامل کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنے پرانے طور طریقوں کو چھوڑ دیتے ہیں

میں اس بیان کی صداقت کے لئے ایک ایسے مذہبی گروہ کے لوگوں کا ذکر کروں گا جن کے ساتھ مجھے اپنے قیام امریکہ کے دوران دس سال تک واسطہ رہا ہے۔ ڈیٹن (اوہایو) میری کارگزاری کا مرکز تھا۔ اس کے میئر مسٹر میگھی جو پیشہ کے لحاظ سے اٹارنی تھے ایک کھلے دل کے عیسائی تھے جو بطور میئر کے اپنے کام میں خوب خوب دلچسپی لیتے تھے وہ چاہتے تھے کہ نوجوانوں کے اخلاق کو بہتر بنایا جائے۔ کیونکہ عام طور پر یہ نوجوان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور شراب بھی پیتے ہیں۔ وہ علاقے جہاں پر جرائم کی تعداد تیزی سے بڑھتی تھی۔ انہیں خطرناک علاقے کہا جاتا ہے اور لارڈ میئر کو اس بات سے بڑی کوفت ہوتی تھی اور وہ پریشان تھے کہ یہاں کے غیر ذمہ دار نوجوانوں کو کس طرح راہ راست پر لایا جائے۔ وہ نوجوان جنہوں نے اسلام قبول کر لیا ہوا تھا وہ فوری طور پر بدل جاتے تھے اور ان میں روحانیت پیدا ہو جاتی تھی۔ شراب چھوڑ دیتے تھے اور اسی طرح سور کا گوشت بھی۔ جہاں تک شراب کا تعلق ہے یہ انسان کے ذہنی توازن کو تباہ کر دیتی ہے پینے والا اکثر اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے اور بغیر سوچے سمجھے غیر انسانی حرکات پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ عزت مآب میئر نے جب یہ دیکھا کہ اسلام قبول کرنے والے نہایت جذبے کے ساتھ اپنے آپ کو بدلنا شروع کر دیتے ہیں اور ان کی روحانی کیفیت بہتر ہو جاتی ہے۔ وہ شراب پینے سے گریز کرتے ہیں۔ اور اس طرح معاشرے کے لئے مشکلات کا باعث نہیں بنتے۔ انہوں نے یہ سب باتیں دیکھ کر عیسائیوں کو مسلمان ہو جانے کی طرف مائل کیا اور چاہا کہ یہ لوگ اسلامی طور طریق کو اپنا لیں کیونکہ اس سے امن کے قیام میں مدد ملتی ہے اور جس شہر میں وہ رہتے ہیں وہاں سکون کا دور دورہ ہوتا ہے۔

عامر احمد خان نے ہیرلڈ (ماہنامہ) میں ربوہ سے ایک رپورٹ تیار کر کے شائع کروائی تھی۔ اس کے متعلق شاہد حسین (لاہور) نے اپنے تاثرات تحریر کئے تو وہ بھی ہیرلڈ میں شائع کئے گئے۔ ترجمہ الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۹۳ء میں شائع کیا جا چکا ہے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ــــــ میجر ریٹائرڈ منظور احمد

محترم میاں حبیب احمد صاحب

افسوس کہ محترم میاں حبیب احمد صاحب ۳۰ مارچ ۱۹۹۳ء کی صبح بعارضۂ قلب وفات پاگئے۔ جنازہ ۳۱ مارچ کو مکرم حمید اللہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ آپ کو احمدیہ قبرستان ساہیوال میں دفن کیا گیا۔ دعا مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال نے کروائی۔ آپ کی عمر تقریباً ۶۵ برس تھی۔ ریٹائرڈ ضلع دار محکمہ انہار تھے۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ بڑی بیٹی بوجہ ملک سے باہر ہونے کے نہ پہنچ سکی۔

آپ محترم میاں علی محمد صاحب کے بیٹے تھے۔ میاں علی محمد صاحب پیشہ تدریس سے وابستہ تھے اور قادیان میں بھی پڑھاتے رہے ہیں۔

آپ دوران ملازمت میں انتہائی دیانتدار مشہور تھے خصوصاً سلسلہ کے کاموں میں بجلی کی تار کی طرح تھے۔ سیکرٹری ضیافت تھے۔ اسیران راہ مولا اور ان کے لواحقین کی مہمان نوازی اور خدمت میں مع اپنے تمام گھر کے افراد کے ہر وقت مستعد تھے۔ افطاری کا انتظام جماعتی تقریبات میں کھانے کا اہتمام خود اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ خدام مدد کی پیشکش کرتے تو انکار کر دیتے۔ سارا ثواب خود ہی لینا چاہتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے بیت کے لئے جب میں جھاڑو ہاتھ میں پکڑتا ہوں تو بڑا فخر محسوس کرتا ہوں۔

وفات کے روز صبح مربی صاحب سے کہا کہ میرا پیغام سب دوستوں تک پہنچا دیں کہ جس کسی کو بھی مجھ سے ذرا بھی رنجش ہو مجھے معاف کر دیں۔ یہ پیغام مکرم مربی صاحب نے جنازہ سے قبل سب کو پہنچا دیا تھا۔ نماز کے بعد تکلیف سے بے چین تھے۔ ہسپتال لے گئے مگر وقت پورا ہو چکا تھا۔ (ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف ہی لوٹنا ہے) خاکسار کی اہلیہ دوم کے بڑے بھائی تھے۔

آپ اپنے علاقے کے لوگوں کی بہبود کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے تھے۔ آبادی کے لئے بجلی کی منظوری۔ سڑک کی تعمیر۔ پل کی تعمیر اور کنٹرول ریٹ پر مٹی کے تیل کا انتظام محض رضائے باری تعالیٰ کے لئے کیا کرتے تھے۔ اسی لئے علاقے میں بہت ہر دلعزیز تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں اعلیٰ درجات سے نوازے۔ جماعت ساہیوال میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جو مشکل سے پر ہو گا۔

ــــــــ

شیخ خورشید احمد

محترم میاں عبدالمالک صاحب

عزیز المکرم میاں عبدالمالک صاحب (ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر پی اے ایف) ابن محترم بابو محمد امیر صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی تین دن کی مختصر علالت کے بعد ۳۱ دسمبر ۹۲ء کو ربوہ میں بعمر ۶۵ سال وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

آپ محترمہ امۃ العزیز عائشہ صاحبہ سابق ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ۔ امۃ الحفیظ شاہ صاحبہ آف نیروبی (مشرقی افریقہ) اور حمیدہ لطیف صاحبہ آف ٹورنٹو (کینیڈا) کے چھوٹے بھائی تھے اور ڈاکٹر امۃ السمیع صاحبہ آف واہ کینٹ کے ماموں تھے۔ آپ بہت نیک، مخلص اور درویش صفت انسان تھے۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کا خاص التزام کرتے تھے اور ہر کسی کا کام کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ جماعتی چندوں میں حصہ لینے کا جو شوق اور جذبہ تھا اس کی صرف یہی ایک مثال کافی ہے کہ ان کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عبدالباسط صاحب آف انگلینڈ نے ملازمت ملنے کے بعد اپنی پہلی تنخواہ میں سے ایک بہت قیمتی کوٹ خرید کر انہیں تحفتاً بھجوایا۔ جب ایک چندہ کی تحریک ہوئی تو آپ نے بلا تامل وہ کوٹ چندہ میں پیش کر دیا گویا ان کے نزدیک اس کوٹ کا بہترین مصرف یہی تھا۔

ریٹائر ہونے کے بعد ربوہ آ گئے اور پھر بقیہ ساری زندگی محلہ دارالرحمت شرقی (ب) میں گزاری۔ موصوف کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ صدیقہ تبسم صاحبہ، ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ بیٹی کی شادی پروفیسر منصور احمد سولنگی صاحب آف سرگودھا سے ہوئی۔ تینوں بیٹے ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ بڑے بیٹے عزیزم طاہر محمود صاحب گذشتہ آٹھ برس سے ملک سے باہر تھے وہ انکی وفات کے بعد ہی کینیڈا سے ربوہ پہنچ سکے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور انکی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور جملہ لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے۔

ــــــــ

ملک نثار احمد

محترم ملک عبدالرحمن صاحب

میرے پیارے اباجان ۱۴ اگست ۹۲ء کو تقریباً ۷۸ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے رخصت ہو کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے ان کے درجات بلند کرے۔

اباجان زیادہ تر ماسٹر صاحب کے نام سے جانے جاتے تھے اس لئے کہ وہ ٹیلر ماسٹر تھے۔ ان کی دکان لمچی ٹیلرنگ ہاؤس کے نام چلتی رہی۔ میرے داداجان کا نام میاں برکت علی تھا جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق تھے اور حافظ حامد علی صاحب (خادم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔ ہمارا آبائی گاؤں تھہ غلام نبی تھا لیکن حصول روزگار کے لئے اباجان تقریباً ۱۴ سال دیپالپور میں کام کرتے رہے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اباجان کو بڑا با اصول، غیرت مند، ایماندار، محنتی، عبادت کا پابند۔ سچائی کے ساتھ وابستہ اور جھوٹ سے نفرت کرنے والا پایا۔ وقت کی پابندی کا بڑا خیال رکھتے۔ بڑے حساس اور ذمہ دار انسان تھے۔ صبح کی سیر ضرور کرتے۔ واپسی پر تلاوت کرنا معمول تھا جس کے بعد دکان پر جاتے جس میز پر کپڑا رکھ کر کٹنگ کرتے اس کے نیچے ایک بڑا دراز ہوتا تھا اس میں گاہکوں کے بچے ہوئے کپڑوں کے ٹکڑے محفوظ کرتے اور بغیر سلائی شدہ کپڑوں کی واپسی کے وقت وہ بچے ہوئے ٹکڑے ہر گاہک کو جس کا کپڑا بچا ہوتا واپس کرتے اور کہتے کہ یہ آپ کی امانت ہے۔ سردیوں کے دنوں میں جبکہ راتیں لمبی ہوتی تھیں۔ رات بارہ ایک بجے تک کام کرتے اور ساتھ ساتھ درثمین جو کہ تقریباً ساری زبانی یاد تھی کی نظمیں ترنم کے ساتھ پڑھتے۔ شاگرد اور کاریگر پوچھتے استاد جی یہ کن کا کلام ہے جو آپ پڑھتے ہیں۔ بتانے پر ان کا اشتیاق بڑھتا اور جلسہ سالانہ پر لے جاتے اور بیشتر کو حق قبول کرنے کی توفیق ملتی۔ اباجان کے پاس دعوت الی اللہ کے لئے درثمین سب سے بڑا ہتھیار تھا۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بہت پیار تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی جب سندھ جاتے تو ان کو اپنا تعارف اس طرح کرواتے کہ حامد علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا بھتیجا ہوں بس پھر حضور جب تک کہ اباجی کی باتیں ختم نہ ہو جاتیں سنتے رہتے۔ حالانکہ اتنی بڑی لائن ملاقات کرنے والوں کی پلیٹ فارم پر لگی ہوتی تھی۔ آپ کو دعاؤں پر بڑا یقین اور ایمان تھا۔

اپنی وفات سے ۵ سال پہلے لاہور سمن آباد میں رہائش اختیار کر لی تھی اور یہیں پر وفات پائی۔ موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

احباب کرام سے اباجان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے

ــــــــ

یادِ رفتگان

ہمارے کئی معزز قارئین نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ یاد رفتگان کے سلسلے میں انہیں اس بات کی اکثر خواہش پیدا ہوتی ہے کہ لکھنے والے حضرات کا مکمل پتہ بھی شائع کیا جانا چاہیے تاکہ جو دوست ان سے تعزیت کرنا چاہیں وہ انہیں خط کے ذریعے اپنے جذبات پہنچا سکیں اور اسی طرح انہوں نے یہ خواہش بھی کی ہے کہ وفات یافتہ کے متعلق اس بات کا ذکر ضرور ہونا چاہیے کہ وہ کہاں فوت ہوئے اور جہاں وہ فوت ہوئے ان کے گھر کا پوسٹل پتہ کیا ہے۔ تاکہ ان کے لواحقین کو خط لکھا جا سکے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ وفات یافتگان کے متعلق صرف ایسے دوست لکھیں جو وفات یافتہ کے یا تو قریبی رشتہ دار ہوں یا ان کے خاصے واقف کار۔ تاکہ وہ سنی سنائی باتیں تحریر نہ کریں بلکہ ان کے متعلق اپنے ذاتی تجربے بیان کر سکیں۔ کسی سنی سنائی بات کا بیان کرنا بھی ایسی بات نہیں جس سے ضرور گریز کیا جائے لیکن بہرحال تحریر کردہ باتوں کے مستند ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ لکھنے والا یا قریبی رشتہ دار ہو یا خاصا واقف کار تاکہ وہ اپنے تجربہ کی بنا پر ان کی خوبیوں کا ذکر کر سکے۔ بعض اوقات چھوٹی عمر کے بچے بھی یہ دیکھ کر کہ الفضل میں یاد رفتگان کے سلسلے میں مضامین شائع ہوتے ہیں وہ اپنے

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۳۴ میں
شیخ لطیف احمد ولد شیخ عابد علی صاحب قوم شیخ بپیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۳۹۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شیخ لطیف احمد A-۱۷۲۸ گلشن جدید سٹیل ٹاؤن کراچی نمبر ۴۹ پوسٹ کوڈ نمبر ۷۵۰۱۰۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ اعجاز احمد وصیت نمبر ۲۰۵۱۰۔

مسل نمبر ۲۸۸۳۵ میں
بشیر احمد شاد ولد چوہدری محمد اسمٰعیل قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۵۸-R بلاک نمبر ۹ دستگیر سوسائٹی کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۷-۱۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۳۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بشیر احمد شاد ۳۵۸-R بلاک نمبر ۹ دستگیر سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲ بشیر الدین عباسی ولد امین الدین عباسی وصیت نمبر ۱۵۷۱۹۔

مسل نمبر ۲۸۸۳۶ میں
سکندر حیات بجہ ولد محمد اسلم بجہ قوم بجہ بپیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۷-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ نمبر D۴۸۸ برقبہ ۱۲۰ مربع گز بھٹائی کالونی کراچی مالیتی/۱۱۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۱۶۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سکندر حیات بجہ D-۲۹ انٹیلیجنس کالونی مولوی تمیز الدین خان روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ داؤد احمد قریشی D11 ہیرا ڈائنر اپارٹمنٹ سرور شہید روڈ کراچی۔

مسل نمبر ۲۸۸۳۷ میں
شمائلہ شازیہ منصور بنت منصور محمد قوم گورایا پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے طلائی زیورات وزنی ۲ تولہ مالیتی/۶۴۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ شمائلہ شازیہ منصور بنت منصور محمد ۷۹۴-R بلاک نمبر ۹ فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ منصور محمد والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۸۳۸ میں
تسنیم کوثر زوجہ چوہدری اعجاز احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹیل ٹاؤن کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر/۱۱۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۱۰ تولہ مالیتی/۳۲۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد مالیتی/۴۳۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاتے۔ الامۃ تسنیم کوثر A ۱۶۰۰ گلشن جدید سٹیل ٹاؤن کراچی نمبر ۴۹۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری اعجاز احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۰۵۱۰۔

مسل نمبر ۲۸۸۳۹ میں
عبداللطیف پاشا ولد چوہدری غلام قادر قوم وینس جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال ۵ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۴ دارالیمن غربی ربوہ حال جرمنی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱-۶-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۱۰ مرلہ واقع دارالیمن غربی ربوہ مالیتی اندازاً/۵۰۰۰۰ روپے (۲) زرعی زمین مشترکہ جائیداد میں سے ۳½ کنال واقع چک نمبر ۱۱/۱۵-L ضلع خانیوال مالیتی/۳۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۶۰۰ DM ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صدا

اب احباب کی دلچسپی کے لئے شاہد حسین

The report by Aamer Ahmed Khan titled *Unlikely Haven* (January 1993) on the Ahmedis in Rabwah is an exceedingly bizarre piece of journalism. The author seems to be quite confused about the subject and the article reflects the biases which even highly literate Pakistanis have about the Ahmedis.

The author's confusion is evident when, having initially used the correct name 'Ahmedis', he switches midway to the derogatory 'Qadianis'. While this may be justified on the basis of 'official' practice, it remains nevertheless a label which the community itself finds insulting. Or was it required in order to show the reader that by using both terms interchangeably the article was more 'balanced' and 'objective'? If so, it is equivalent to writing about blacks but intermittently referring to them also as "niggers".

Please spare us the pseudo-Marxist analysis of religious movements such as the one underlying Aamer Khan's views. His 'geopolitical' analysis of why Rabwah was chosen as the headquarters for the community is a banal mixing of metaphors: "The highly exploitative relationship between the haris and their feudal lords makes this area an attractive *hunting ground* for preachers of peace, tolerance and progress." Come again, Aamer?

The report in fact reinforces the stereotypes (and the bigotry) of the conviction that the Ahmedis are one of the "richest" communities in the Pakistan. One would like such statements to be backed by facts and figures. Or, at least, put in the context of a slightly more sophisticated analysis of the socio-economic dynamics of persecuted minorities. In the connections between religion, politics and economics in Pakistan, these dynamics are present in the lives of almost all religious minorities. Proportionately, there are communities which are far 'richer' than the Ahmedis, for example, the Ismailis. What is anyway more relevant (and interesting) is why this is so.

By going on simply about the wealth of the Ahmedis, Mr Khan reveals his own prejudices which are perhaps a result of ignorance of Islam in general and the Ahmedis in particular. After acknowledging the vicious persecution of the community, Mr Khan's report gives the impression that because of the peaceful atmosphere in Rabwah things are really alright. He fails to mention the numerous incarcerations and cases pending against the Ahmedis. Similarly, while he acknowledges the basically non-violent approach of the sect, he finds the peace in Rabwah 'mystifying'. What was intended as a balanced article emerged as a confused report tinged with the author's own limited and biased vision about the subject.

Shahid Hussain
Lahore

کے خط کا متن بھی شائع کیا جا رہا ہے

بقیہ: صہ

کسی بزرگ وفات یافتہ کے متعلق مضمون لکھ کر بھیج دیتے ہیں حالانکہ انہیں نہ ان سے زیادہ ملاقات کا موقع ملا ہوتا ہے اور نہ وہ ان کی خوبیوں کا صحیح طور پر اندازہ کر سکتے ہیں۔ یہ بات درست نہیں کہ ہر خوبی کو ہر شخص کی طرف منسوب کر دیا جائے مختلف وفات یافتگان میں مختلف خوبیاں ہوتی ہیں۔ ان کی اپنی اپنی خوبیوں کا ذکر کیا جانا چاہیئے۔

(ادارہ)

بقیہ صـ۳

انہیں امید ہے کہ اس کانفرنس کے مابین رائٹس اینڈ وڈز ڈاکٹر پمفر ے اور ڈاکٹر ڈی بی ایل سکڈ کے لیکچروں سے خاصے مستفید ہوں گے۔

بقیہ: صـ۶

یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبد اللطیف پاشا ۴/۶ دار الیمن غربی ربوہ۔ حال جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱۔ مجید احمد سعید ابن چوہدری رشید احمد سرور ۳۰/۷ دار الیمن ربوہ حال جرمنی۔ گواہ شد نمبر۲۔ منظور احمد شاہد ولد غلام نبی جرمنی۔

بقیہ: صدا سے آگے

فارم وغیرہ حاصل کریں۔ محدود نشستیں ہیں اس لئے براہ کرم جلد از جلد خواہشمند والدین مذکورہ بالا دفتر سے رابطہ کریں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اطلاعات و اعلانات

سانحۂ ارتحال

○ مکرم مولوی عبد الغفور صاحب سیکرٹری مال دار النصر غربی الف ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم خالد محمود جاوید صاحب بیرون ملک کار کے ایک حادثہ میں مورخہ ۲۲ جنوری ۹۳ء کو وفات پا گئے ان کی میت ربوہ لائی گئی مورخہ ۱۶ فروری ۹۳ء کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب صدر محلہ نے دعا کروائی۔

عزیزم کی وفات پر اندرون ملک اور بیرون ملک سے بکثرت احباب نے تعزیتی خطوط لکھے ہیں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ عزیزم کی بیوہ اور بچیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

○ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد احمد شاہ صاحب یکم اپریل ۹۳ء کو ۶۳ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ محترم سید طفیل محمد شاہ صاحب مصنف زرخانیہ کی سب سے بڑی ہوتی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ دو اپریل ۹۳ء کو بعد جمعہ بیت اقصیٰ میں مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری بشیر محمود صاحب سیکرٹری مال دار النصر غربی ع۲ نے دعا کروائی۔

○ محترم بشیر احمد صاحب برمی ابن محترم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب برمی بقضائے الٰہی طویل علالت کے بعد بتاریخ ۱۱ اپریل تقریباً ساڑھے چار بجے صبح سروسز ہسپتال لاہور میں انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر ۷۹ سال تھی۔ آپ تمام جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے آپ نے مشرقی افریقہ میں ملازمت کی اور ملازمت کے بعد دار النصر غربی ربوہ میں مستقل قیام فرمایا آپ کے پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے محترم جلیل احمد صاحب خلافت لائبریری میں کام کرتے ہیں۔ جنازہ ۱۱ اپریل بعد عصر بیت الاقبال کے باہر مولوی ابراہیم بھامبڑی صاحب نے پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی احباب انکی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

اعلان دار القضاء

(شاہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ نواب احمد صاحب)

○ مکرمہ شاہ بیگم صاحبہ بیوہ نواب احمد صاحب ۴/۱۵ دار النصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم نواب احمد صاحب ولد مکرم شہباز احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر ۴/۱۵ رقبہ دس مرلے محلہ دار النصر غربی ان کے نام ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱:	مکرمہ شاہ بیگم صاحبہ	بیوہ
۲:	مکرم مجید طارق صاحب	بیٹا
۳:	مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ	بیٹی
۴:	〃 نسیم اختر صاحبہ	〃
۵:	〃 شمیم اختر صاحبہ	〃
۶:	〃 بشریٰ پروین صاحبہ	〃
۷:	〃 شازیہ نواب صاحبہ	〃

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو عرصہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر دار القضاء میں اطلاع بھجوائیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

(چراغ بی بی صاحبہ بابت ترکہ صالحہ خاتون صاحبہ)

○ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم منشی محمد ابراہیم صاحب سکنہ ۲/۴ شاہین سٹریٹ نمبر ۳۰ ٹمپل روڈ۔ لاہور و دیگر ورثاء نے درخواست کی ہے کہ محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ بنت مکرم منشی محمد ابراہیم صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کا پلاٹ نمبر ا دار الرحمت ربوہ ان کے بھائی مکرم محمد داؤد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ موصوفہ کی کوئی اولاد نہیں۔ نہ ہی خاوند ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱:	محترمہ چراغ بی بی صاحبہ	والدہ
۲:	محترم محمد عیسیٰ صاحب	بھائی
۳:	〃 محمد سلیمان صاحب	〃
۴:	〃 محمد داؤد صاحب	〃

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرمہ خالدہ کلیم بنت چوہدری کلیم اللہ محلہ دار الفتوح عرصہ تقریباً ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۷۔ اپریل کل اور آج دھوپ نکلی ہوئی ہے جس سے سردی میں کمی آگئی ہے اور گرمی کا احساس دوبارہ شروع ہو گیا ہے

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ صدر اور وزیراعظم کو کچھ عرصہ تک ایک دوسرے کا سہارا لینا پڑے گا۔ ۲۰ روزہ سیاسی بحران میں ٹھہراؤ کے آثار پیدا ہوئے ہیں مگر اس کے مکمل خاتمہ کے لئے وزیراعظم کے اقدامات کا انتظار کرنا پڑے گا۔

○ "باخبر سیاسی حلقوں" کے مطابق تیزی سے بدلتی ہوئی سیاسی صورتِ حال ڈراپ سین کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مفاہمت کے راستے بند ہو رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی نے بھی گرین سگنل دے دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو بہت جلد پاکستان پہنچ رہی ہیں۔ خیال ہے کہ وہ آتے ہی صدر سے ملاقات کریں گی اور پریس کانفرنس سے خطاب کریں گی۔ انہوں نے ۱۸۔ اپریل کو پیپلز پارٹی کا ایک اہم اجلاس طلب کر لیا ہے۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ موجودہ سیاسی بحران کی شدت میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ وزیراعظم کے حامی انہیں مسلم لیگ کا صدر بنانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

○ عمر کوٹ میں نبی سر روڈ پر واقعہ مسجد دو فرقوں کے تنازعے کے بعد سیل کر دی گئی۔

○ پورٹ آف سپین میں پہلے کرکٹ ٹیسٹ کے پہلے دن ویسٹ انڈیز کی ساری ٹیم ۱۲۷ رنز پر آؤٹ ہو گئی۔ اپنے ملک میں ویسٹ انڈیز کا یہ سب سے کم سکور ہے پاکستان نے جواب میں ۱۱۳ رنز بنائے اور اس کے سات کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔

○ سابق وفاقی وزیر مملکت سردار آصف احمد علی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے گا۔ سردار آصف نے ایک پریس کانفرنس میں چند دن قبل کہا تھا کہ پاکستان دہشت گردی میں ملوث ہے۔ ان کی گرفتاری کی خبر مذہبی امور کے وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی نے دی۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ عرفان اللہ مروت کے بارے میں کسی تحقیقات کا کوئی ارادہ نہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر سردار فاروق لغاری نے کہا ہے کہ حکومت نے آٹھویں ترمیم کے مسئلے پر ذلت آمیز انداز میں ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

○ ایم کیو ایم حقیقی کے وفد نے صدر سے ملاقات کر کے ان کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ۱۴۰ اراکین کے باغی ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

○ سابق نگران وزیراعظم غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ ایوان کے اندر سے تبدیلی ہونی ممکن نہیں اسمبلی آج ہی توڑ دی جائے۔

○ ایک اخبار کی خبر یہ ہے کہ وزیراعظم نواز شریف غلام حیدر وائیں شہباز شریف اور اعجاز الحق کی صدر سے ملاقاتیں بے نتیجہ رہی ہیں۔

○ حکمت یار خان نے افغانستان کی نئی کابینہ کا اعلان کر دیا ہے۔ اس میں احمد شاہ مسعود کو وزیر خارجہ بنا دیا گیا ہے ہر افغان تنظیم کو دو دو وزارتیں دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ بلوچستان تاج محمد جمالی نے مسلم لیگ کی نائب صدارت اور ورکنگ کمیٹی سے احتجاجاً مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ لاہور، اسلام آباد موٹر وے کا منصوبہ مقررہ مدت سے ۳ ماہ پہلے مکمل کر لیا جائے گا۔ تاہم لاگت میں ۴ ارب روپے کے اضافے کی تجویز مسترد کر دی گئی ہے۔

○ افغان لیڈر حکمت یار نے الزام لگایا ہے کہ احمد شاہ مسعود کی فوجیں ایک بار پھر جنگ کی تیاری کر رہی ہیں۔

○ پچھلے پانچ دنوں میں ۱۲۵ بے گناہ شہری شہید کئے جا چکے ہیں مختلف علاقوں میں جھڑپوں کے نتیجے میں بھارتی فوج کے ایک میجر سمیت ۹ بھارتی فوجی ہلاک اور ۶ شہری شہید ہو گئے۔

○ پی ایل او نے واشنگٹن میں ہونے والے مشرق وسطیٰ امن مذاکرات میں شریک نہ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے عرب ملکوں کا مشترکہ اجلاس ہو رہا ہے جس میں ان مذاکرات میں شریک ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

○ آرمینیا نے آذربائیجان کے بعض دیہات پر گولہ باری کی۔

○ سرب فوج بوسنیا کے مسلمانوں کے محصور قصبے سربرانیسکا میں داخل ہو گئی ہے۔ فرانس کی وزارت خارجہ نے یہ اطلاع دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حملہ آوروں نے طاقت کے ذریعے قبضہ کیا ہے یا دفاع کرنے والوں نے ہتھیار ڈالے ہیں۔ تاہم سربوں نے اقوام متحدہ کے فوجیوں کو قصبے میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ ایک سمجھوتے کی بھی اطلاع ملی ہے۔

○ امریکہ، برطانیہ اور فرانس نے سلامتی کونسل کو فوری طور پر سربوں اور مانٹی نیگرو پر مکمل اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کو کہا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ نے سرب کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے جارحیت بند نہ کی تو ان کے خلاف فوجی کارروائی پر غور کیا جائے گا۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ڈگلس ہرڈ نے اس اندیشہ کا اظہار کیا ہے کہ سربرانیسکا کے ۴۳ ہزار مسلمانوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے ایلچی لارڈ اوون نے کہا ہے کہ اگر سربوں نے جنگ بند نہ کی تو ان کی سپلائی لائن پر فضائی حملے کئے جائیں اور بوسنیا کو ہتھیار فراہم کرنے پر سے پابندی اٹھا لی جائے۔ تازہ ترین صورتحال پر غور کرنے کیلئے فوری طور پر سلامتی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے۔

بے روزگار خدام کیلئے سنہری موقع
۱۔ ہماری فیکٹری میں آٹو ریڈیٹر پارٹس کا کام سکھایا جاتا ہے۔
۲۔ آفس ورک کیلئے کم از کم میٹرک پاس خدام کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۵ تا ۳۵ سال
میاں بھائی
پتہ برائے رابطہ: پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر ۵ نزد سلفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ
لاہور
فون: ۷۴۷۴۷ ۔ ۷۰۹۳۶ ۔ ۷۱۷۷۹

پتہ

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE Rs200/-
عورتوں کیلئے کورس
STERILITY COURSE Rs 100/- بانجھ پن کورس
ATHRA COURSE Rs100 اٹھرا کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶ ۔ ۷۷۱

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
7 . 6 . 5
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پُر اُمید واحد علاجگاہ
ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ فون: 558
منڈی بہاؤ الدین میں ہر ماہ کی 8 تاریخ کو
218527
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 18
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔